مشاہیر علماء سرحد

مولانا حفیظ الرحمن صاحب
نائب مدیر جامعہ سعیدیہ اوگی

مولانا عبدالحنان بیلیانی

جیساکہ ہزارہ ڈویژن سارے ایشیا بلکہ دنیائے اسلام میں شہدائے بالاکوٹ کی تحریک احیاء دین کی وجہ سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح علم وفضل کے اس سرسبز وشاداب خطہ نے مختلف ادوار میں ملک وقوم کو زندگی کے مختلف میدانوں میں قابل فخر اور مایۂ ناز رجال کار بھی مہیا کئے ہیں۔

بطل جلیل حضرت مولانا غلام غوث مرحوم کی سیاسی اور مذہبی خدمات، حضرت مولانا رسول خان مرحوم کی دارالعلوم دیوبند میں علمی جلالت اور تدریسی خدمات اور حضرت مولانا غلام نبی مرحوم کی درویشانہ زندگی، علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت تامہ اور تدریسی خدمات پر ہزارہ ہمیشہ فخر کرتا رہے گا۔ ان کے علاوہ بھی خدا جانے کتنے روشن ضمیر اور مجاہدین قوم وملت ہزارہ کے پہاڑی علاقوں میں نہاں ہیں۔ بدقسمتی سے جن کے حالات قلم بند کرنے کی طرف نہ توکسی نے توجہ دی اور نہ ان کو خود یہ خیال گزرا کہ اپنے حالات آیندہ نسل کے لئے محفوظ کریں۔

ہزارہ کے ان باکمال علماء میں جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا عبدالحنان صاحب بیلیانی المعروف "بیلو مولوی صاحب" بھی اپنے دور کے ایک نامور عالم دین اور عظیم محقق گزرے ہیں۔ جنہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن و حدیث کی خدمت، علوم نبوی کی اشاعت اور اسلام کی آبیاری میں صرف کردی۔

مولد ومسکن غالباً ۱۹۰۲ء میں آپ تحصیل وضلع مانسہرہ کے مشہور گاؤں "بیلیاں" میں پیدا ہوئے آپ کے آباؤ اجداد کو نسلاً بعد نسل اہل علاقہ کا اعتماد، ذاتی وجاہت اور دینی سیادت حاصل تھی۔ آپ کے دادا حضرت مولانا عبداللہ مرحوم وقت کے جید عالم تھے۔ جنہوں نے علاقہ آلائی کے ٹنڈول سے ترک سکونت کرکے اگرور کے بیلیاں نامی گاؤں میں رہائش اختیار کی۔ آپ کے والد حضرت مولانا عبدالمنان مرحوم بھی وقت کے نامور عالم دین، متورع، متقی، عبادت گزار اور سخی بزرگ تھے۔

تعلیم وتربیت بچپن ہی سے آپ کو خوش خلقی اور خداترسی کی دولت ملی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ دینی علوم کے حصول کا جذبہ بھی موجزن تھا۔ آپ نے ابتدائی کتب دینیہ کی تعلیم اپنے والد ماجد سے

حاصل کی۔ بعدازاں وقت کے یکتا اور مشہور اساتذہ سے حصول فیض کے لئے مختلف مقامات کے سفر کئے۔ معقولات کی کتابیں آپ نے ضلع مانسہرہ کے مشہور عالم حضرت مولانا قاضی غلام نبی گینڈر پلوری سے پڑھیں۔ ریاضی اور ہیئت کے کتب پڑھنے کے لئے آپ نے تحصیل بٹگرام کے مشہور ریاضی دان حضرت مولانا فریدالدین بن سیری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ اس کے علاوہ قبائل ملحقہ ہزارہ اور علاقہ چھچھ کے چیدہ چیدہ علماء سے بھی کسب فیض کیا۔

مختلف علوم و فنون اور علوم عربیہ کے حصول کے بعد آپ ہندوستان تشریف لے گئے اور عالم اسلام کی مشہور اور عظیم یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ یہ وہی موقع تھا جب دارالعلوم دیوبند کے اکثر مشائخ و اساتذہ بعض عارضی وجوہات سے دارالعلوم دیوبند کو الوداع کہہ کر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل تشریف لے گئے تھے۔

تو آپ ان طلباء میں شامل تھے جو بجائے ڈابھیل کے محدث کبیر حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مظاہر العلوم حاضر ہوئے۔ اور وہیں حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ کے علاوہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن بہبودی کاملپوری سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

درس و تدریس | طالب علمی کے دوران بھی آپ درس نظامی کے اکثر کتب کی تدریس کرتے رہے۔ مظاہر العلوم سے فراغت کے بعد آپ نے اپنی تمام تر توجہ درس و تدریس پر مرکوز کردی۔ آپ کے علوم اور تدریسی انداز میں آپ کے جید اساتذہ کا رنگ غالب تھا۔ اس لئے آپ نے اپنے ہی گاؤں میں جب تدریس شروع کی تو آپ کا حلقہ تلامذہ بہت وسیع ہوگیا۔ چنانچہ پشاور اور کابل کے علاوہ کوہستان اور آلائی کے طلباء نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی علمی پیاس کو بجھایا۔

علمی شہرت کی وجہ سے علمی حلقوں کی دعوت نے آخر کار آپ کو دوبارہ سفر کرنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ لاہور میں مختلف مدارس، علاقہ چھچھ اور راولپنڈی کے دارالعلوم تعلیم القرآن جیسے مدارس میں دورۂ حدیث کا درس دیا۔ اور سنن ابوداؤد جیسی اہم کتب زیر تدریس رہیں۔

علمی خدمات | علاقہ کے عوام و خواص کے اصرار پر اور اپنے فرزند ارجمند حضرت مولانا سعیدالرحمٰن صاحب کے جذبۂ دین کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے الگرور کے مرکزی مقام اوگی میں "دارالعلوم سعیدیہ" کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم کیا۔ جو بحمداللہ تاحال قائم ہے۔ جس میں دس اساتذہ سینکڑوں طلباء کی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ آپ کے علمی ذوق کی وجہ سے آپ کی اولاد میں درجن سے زائد افراد حافظ قرآن ہیں۔ اور پانچ بیٹے مستند اور بہترین عالم و فاضل ہیں۔ جو تمام کے تمام دینی دعوت اور درس و تدریس میں مشغول ہیں۔

علم و ہدایت کا یہ آفتاب ۱۰ محرم ۱۴۰۱ھ بروز اتوار اس عالم فانی سے غروب ہوا۔ فرحمہ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔